سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

مجاز مُرْسَل (بقرة آیۃ- 243)

مَجاز: وہ بات جو اپنے معنی وضعی سے ہٹ کر کسی اور مفہوم میں استعمال کی جائے کسی مناسبت کی وجہ سے:

The use of words to indicate something different from the literal-

مجازِ مرسل، علمِ بیان کی تیسری شاخ ہے۔ اصطلاح میں یہ وہ لفظ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور حقیقی مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور علاقہ ہو۔ مثلاً ''الحمد'' پڑھنے سے مراد پوری سورۂ فاتحہ ہے۔ بادل برسنے سے مراد بارش ہے، دریا بہنے سے مراد صرف پانی بہنا ہے وغیرہ۔

مجازِ مرسل کی اقسام:۔ تمام ماہرینِ بلاغت اس بات پر متفق ہیں کہ مجازِ مرسل کی کل چوبیس قسمیں ہیں جن میں سے چند اہم حسبِ ذیل ہیں:

1:۔ **کل بول کر جزو مراد لینا:**۔ مراد یہ ہے کہ جو لفظ جن معنی کے لیے وضع ہوا ہے، اس سے اُس چیز کا ایک جزو مراد لیا جائے،

مثلاً: ''بازار سے سودا لانا'' بازار (کل) بول کر ایک دکان (جزو) مراد لینا۔

وہ ترا دانتوں میں انگلی دبانا یاد ہے

انگلی سے مراد انگلی کی پور ہے، یعنی کل (اُنگلی) بول کر جزو (پور) مراد لینا۔

2:۔ **جزو بول کر کل مراد لینا:** اس صورت سے مراد یہ ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے لحاظ سے ''جزو'' پر ہوتا ہے، لیکن اس سے جزو کے بجائے کل مراد لیا جائے، جیسے سورۂ فاتحہ کو ''الحمد'' کہتے ہیں اور ''کلمے'' کا اطلاق ''اشہدان لا الہ الا اللہ'' پر کرتے ہیں:

3:۔ **سبب بول کر مسبب مراد لینا:** اس صورت سے مراد ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے اعتبار سے ''سبب'' ہوتا ہے، مگر اس سے سبب کے بجائے مسبب مراد لیا جاتا ہے جیسے: ''بادل خوب برسا'' درحقیقت پانی برستا ہے، بادل تو سبب ہے یا یہ کہنا کہ ''گرمیوں میں اس مکان میں سورج آجاتا ہے۔'' یعنی دھوپ آجاتی ہے۔ سورج، سبب ہے اور دھوپ مسبب،

© copy rights reserved

اس قدر کھایا تری فرقت میں غم

دل ہمارا زندگی سے سیر ہے

’سیر ہونا‘‘ بیزار ہونے کے معنی میں ہے۔ سیری، غذا سے بیزاری کا سبب ہوتا ہے۔

4:۔ مسبب بول کر سبب مراد لینا: اس صورتِ حال میں ایسا لفظ بولا جاتا ہے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے اعتبار سے سبب (نتیجہ) پر ہوتا ہے، جیسے مینہ برستے وقت کہنا ’’اناج برس رہا ہے‘‘ اس سے مراد پانی برسنا ہے، جو اناج پیدا ہونے کا ذریعہ اور سبب ہے۔ جیسے

اس کا کوئی گود کا پالا نہ تھا

گھر میں کوئی گھر کا اُجالا نہ تھا

اس شعر میں گھر کے اُجالے سے مراد اولاد ہے۔ اولاد مسبب ہے، اور اُجالا سبب ہے۔

5:۔ ماضی بول کر حال مراد لینا: یعنی کسی کام کا نام زمانۂ سابق کی رعایت سے لینا جیسے کسی ریٹائرڈ پرنسپل یا کرنل کو اب بھی پرنسپل یا کرنل کہہ کر پکارنا، جیسے:

تو نے برپا کیے ہیں یہ افلاک

خاک کو تو نے دی یہ صورتِ پاک

عطا کی وہ مٹی کو عقل و تمیز

ہوئی شکل یوسف جوہر دلعزیز

مشتِ خاک (مٹی) سے مراد انسان ہے اور یہ اس کی ماضی کی حالت ہے۔

6:۔ مستقبل بول کر حال مراد لینا: اس صورت میں ایسا لفظ بولا جاتا ہے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنوں میں مستقبل کی حالت پر ہوتا ہے، مگر اس سے موجودہ حالت یا کیفیت مراد لی جاتی ہے۔ جیسے میڈیکل کے طالب علم کو ڈاکٹر کہہ کر پکارنا......

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا

سچ ہے کوئی مردے سے محبت نہیں کرتا

© copy rights reserved

اس قول میں مریض جو نہایت بیمار ہے۔اپنے آپ کو مردہ کہہ رہا ہے۔

7:۔ماضی بول کر مستقبل مراد لینا:

فردِاودی کا تفرقہ یک بار مٹ گیا

کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی ہے

یہاں پر محبوب کے گذشتہ کل جانے کے بعد کی کیفیت کو مستقبل میں دیکھا گیا ہے۔

8:۔حال بول کر مستقبل مراد لینا:

کیا کہتے ہیں شاہِ شہدا کسی سے ہوئی یاس

یہاں پر یہ کیفیت ہے کہ ابنِ امام حسینؓ شہید نہ ہوئے تھے، مگر ان کو آئندہ کے لحاظ سے شہید کہہ کر شاہِ شہدا بولا گیا ہے۔

9:۔ظرف بول کر مظروف مراد لینا:۔اس صورت میں ایسا لفظ بولا جاتا ہے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی کے اعتبار سے "ظرف" پر ہوتا ہے، مگر اس سے ظرف کے بجائے مظروف مراد لیا جاتا ہے۔ظرف برتن یا جگہ اور مظروف اس چیز کو کہتے ہیں جو برتن یا جگہ کے اندر ہو۔ مثلاًنہر جاری ہے۔نہر(ظرف) سے مراد پانی(مظروف) ہے۔

10:۔مظروف بول کر ظرف مراد لینا:۔اس صورت میں ایسا لفظ بولا جاتا ہے۔ مثلاًالماری سے شربت اُٹھالانا۔شربت (مظروف)بوتل(ظرف)۔نشہ پیتا ہے بمعنی شراب پیتا ہے۔بقولِ علامہ اقبال

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

کی وصیت یہ کچھ ارمان بھری آہ کہ رات

سارے گھر کو ترے بیمار نے سونے نہ دیا

گھر سے مراد گھر میں رہنے والے ہیں۔

© copy rights reserved

11:۔آلہ بول کر صاحبِ آلہ مراد لینا:۔اس صورت میں ایسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا اطلاق اپنے اصلی اور حقیقی معنی میں کسی آلہ پر ہوتا ہے، مگر اس سے یا تو صاحبِ آلہ مراد لیا جاتا ہے، یا وہ چیز مراد لی جاتی ہے جس کے لیے وہ آلہ ہو، مثلاً: قلم، تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ یہاں قلم سے مراد اہلِ قلم اور تلوار سے مراد اہلِ تلوار ہے یعنی سپاہی۔

میرے بیاں کو سن سن کے کانپ اُٹھا

غضب یہ ہے کہ سمجھا نہیں زباں میری

زباں، آلہ سخن ہے۔ یہاں خود سخن اور بولی مراد ہے یعنی میری بولی نہیں سمجھا!......

ہوتی نہیں قبول دعا ترکِ عشق کی

دل چاہتا نہ ہو، تو زباں میں اثر کہاں

اس شعر میں شاعر نے زباں سے وہ بولی، گفتگو اور بات چیت مراد لی ہے جو زباں کے آلے کے ذریعے ہوتی ہے۔

12:۔جو نام مقید کے لیے موضوع ہے اسے مطلق کے لیے استعمال کرنا:۔ مثلاً حرف بولیں اور کلمہ مراد ہو۔ شہیدوں کا لفظ لایا ہے اور مراد اُس سے کشتے (مارے ہوئے) ہیں۔ شہید ایسے کشتے کو کہتے ہیں جو بے گناہ یا راہِ خدا میں مارا جائے۔

ظاہر ہے کہ شہید مقید ہے اور کشتہ (مارا ہوا) مطلق ہے۔

13:۔جو لفظ مطلق کے لیے وضع ہوا ہو، اُس کو مقید پر اطلاق کریں۔ مثلاً "اس روز کہیں گے" اس سے مراد روزِ قیامت، یا کلمہ بولیں اور مراد اس سے اسم یا فعل یا حرف ہو۔

14:۔مجاورت یعنی نزدیکی:۔اس میں ایک قریب و نزدیک کا اطلاق دوسرے قریب و نزدیک پر ہوتا ہے، جیسے صف کا لفظ عربی ہے قطار کے معنی میں۔ صفِ ماتم مجازاً اس فرش کو کہتے ہیں جس پر اہلِ ماتم بیٹھتے ہیں۔ اہلِ ماتم فرش سے قربت رکھتے ہیں، اس لیے فرش کو صفِ ماتم کہتے ہیں۔

15:۔مضاف کو حذف کر کے اس کی جگہ مضاف الیہ کو ذکر کریں،

مثلاً کہنا "آج کل زمانہ بہت خراب ہے۔ یہاں زمانہ سے مراد اہل زمانہ یا زمانہ کے لوگ ہیں جن کی خرابی کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

© copy rights reserved

16:۔ مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کا ذکر کرنا:

سگِ اصحاب ہوا صحبتِ انساں سے بشر

آدمی ہو کے بھی انسان تو انساں نہ ہوا

یعنی سگِ اصحابِ کہف۔the dog of the Companions of the Cave

17:۔ لفظ میں تضاد کا علاقہ ہو (تعلق ہو) جازِ مرسل کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لفظ میں تضاد کا علاقہ ہو، مثلاً بزدل کو دلیر کہنا، بد کردار کو با کردار کہنا یا بے وفا کو باوفا کہنا:

مثلاً کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھ کر یہ کہا جائے خوب پڑھائی ہو رہی ہے۔ گرچہ پڑھائی نہیں ہو رہی مگر پڑھائی بول کر اسکا متضاد معنی یعنی پڑھائی نہیں ہو رہی مراد لینا۔

قرآن میں مجاز مُرسَل کا استعمال

اللہ تعالی نے قرآن میں کثرت سے استعمال کیا ہے۔

﴿يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ﴾ (39:6)

وہ پیدا کرتا ہے تمہیں تمہارے ماؤں کے پیٹوں میں ایک خلق کے بعد دوسری خلق (یہ تخلیق ہوتی ہے) تین اندھیروں کے اندر

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (14:1)

یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے آپ کی طرف تاکہ آپ نکالیں لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف

﴿وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (14:1)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ

© copy rights reserved